علم حدیث میں نسخ کے تصورات کا علمی جائزہ

Shahbaz Abbasi lecturer Alhamd Islamic university Islamabad /Muhammad Ruaf lecturer kips college laya campus

ABSTRACT:

in view the protection and soundness of Hadith, Scholars and Traditionalists discussed various aspects of Hadith discipline. One of them is Elm Mukhtalif-ul-Hadith(علم مختلف الحدیث), that includes Jama bain-ul-Hadithain(جمع بین الحدیثین), Nasakh(abrogation نسخ), Tarjeeh bain-ul-Hadithain(ترجیح بین الحدیثین) and Tawaquf(توقف). Nasakh assumes special importance in this regard. Literal meaning of Abrogation is to erase, immitate, and change. Technical meaning of Abrogation is to replace the former comandment by the succeding one. Seven conditions are to be met for Nasakh(abrogation). There are four methods for first, abrogation of Quran by Quran, second, abrogation of Sunnah by Sunnah, third, abrogation of Sunnah by Quran, fourth, abrogation of Quran by Sunnah). four ways of identification of Nasakh(abrogation: first, by illustration of the Prophetﷺ, second, by the statement of the Companion of the Prophetﷺ, third, by understanding history, fourth, by the interpretation of Ijmaa(اجماع).

key words: soundness, Traditionalists, discipline, Nasakh, immitate, former, comandment, succeding, conditions, identification, illustration, Companion, interpretation, Ijmaa.

Keeping

احادیث کی حفاظت و حجیت کے پیش نظر علماء اور محدثین نے علمِ حدیث کے مختلف پہلوؤں کو موضوع بحث بنایا ہے۔علوم الحدیث میں علم مختلف الحدیث [۱] کو ایک ممتاز حیثیت حاصل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اختلاف امت کے وقت حق کی معرفت رکھنے والے کو بڑا عالم فرمایا ہے [۲]۔علم مختلف الحدیث میں دو یا دو سے زیادہ متعارض احادیث میں تطبیق کی جاتی ہے۔تطبیق بین الاحادیث کے ضمن میں محدثین نے چار قواعد متعین کئے ہیں: Nasakh(abrogation:

۱۔ جمع بین الحدیثین [۳]، ۲۔ نسخ [۴]، ۳۔ ترجیح بین الحدیثین [۵]، ۴۔ توقف [۶]

مذکورہ بالا قوانین میں نسخ خصوصی اہمیت کا حامل ہے ذیل میں اس کا تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے:

نسخ کی اہمیت:

علامہ سخاوی (۸۳۱۔۹۰۲ھ) علم نسخ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ابن صلاح (۵۵۷۔۶۴۳ھ) لکھتے ہیں:

هذا فن مهم مستصعب [۷]

علم ناسخ و منسوخ میں امام شافعی خاص ملکہ رکھتے تھے۔علوم الحدیث میں ہے:

و کان للشافعی فیه ید طولی و سابقة اولی [۸]

(اور امام شافعی اس (علم) میں سبقت اور ید طولی رکھتے ہیں)۔

نسخ کی عمومی تعریف یوں کی جاتی ہے:

نسخ دو متعارض احادیث میں اگر تطبیق ممکن نہ ہو تو ایک حدیث کو ناسخ اور دوسری کو منسوخ قرار دے کر ناسخ حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

ذیل میں اس حوالے سے لغوی اور اصطلاحی معنی کا جائزہ پیش خدمت ہے۔

نسخ کا لغوی معنی:

لفظ نسخ کے دو معانی ہیں:

۱۔ مٹانا، ختم کرنا باطل کرنا۔اس کی مزید دو قسمیں ہیں:

(الف) نسخ بالبدل، (ب) نسخ بغیر البدل

۲۔ نقل کرن، بدلنا۔

(الف) نسخ بالبدل:

علامہ مجد الدین فیروز آبادی (۷۲۹۔۸۱۷ھ) کے الفاظ میں نسخ بالبدل کا مفہوم یوں بیان ہوا ہے:

''**نسخه کمنعه، ازاله و غیره و أبطله و أقام شیئاً مقامه**''[۹]

(''نسخ مَنَعَ یَمنَعُ'' کے وزن پر آتا ہے جو زائل، تبدیل اور باطل کرنے کے ساتھ ساتھ کسی چیز کو دوسری چیز کے قائم مقام بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے)۔

علامہ ابن منظور افریقی (۶۳۰۔۷۱۱ھ) لکھتے ہیں:

نسخ الشیء بالشیء ینسخه و انتسخه: ازاله به و اداله و الشیء ینسخ الشیء نسخا ای یزیله و یکون مکانه [۱۰]

(ایک چیز کو دوسری سے منسوخ کرنے کا معنی یہ ہے کہ اس (دوسری) چیز کو اس (پہلی) چیز سے زائل کر دینا اور اس (دوسری چیز کا پہلی چیز) کی جگہ لے لینا)۔

عربی زبان کا مقولہ ہے:

نسخت الشمس الظل، نسخ الشیب الشباب [۱۱]

(دھوپ نے سایہ کو ہٹا کر اس کی جگہ لے لی، بڑھاپے نے جوانی کو ہٹا کر خود اس کی جگہ لے لی)۔

قرآن مجید میں اس کی وضاحت ان الفاظ میں کی گئی ہے:

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا۔ (البقرہ:۲:۱۰۶)

(جب کوئی آیت منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے)۔

اس آیت کی تفسیر میں صاحب کشاف (۴۶۷۔۵۳۸ھ) تحریر فرماتے ہیں:

أن كل آية يذهب بها على ما توجبه المصلحة من إزالة لفظها و حكمها معا، أو من إزالة أحدهما إلى بدل أو غير بدل نَأْتِ بآية خير منها للعباد، أى بآية العمل بها أكثر للثواب أو مثلها في ذلك[۱۲]

(ہر وہ آیت جس کے حکم کو کسی مصلحت کی بنا پر ختم کیا جاتا ہے لفظ و حکم دونوں طرح یا ان میں سے کسی ایک کو ہٹا کر اس کے بدلے میں کوئی اور حکم دے کر یا نہ دے کر، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے کوئی ایسی آیت لے آتے ہیں جو ثواب کے لحاظ سے بہتر ہوتی ہے یا اس جیسی لے آتے ہیں)۔

(ب) نسخ بغیر البدل:

علامہ زبیدی (۱۱۴۵۔۱۲۰۵ھ) لکھتے ہیں:

''نسخت الريح آثار الديار''[۱۳]

(ہوا نے گھروں کے نشان مٹا ڈالے)۔

قرآن مجید میں ہے:

فينسخ الله ما يلقى الشيطان ثم يحكم الله آياته۔ (الحج:۲۲:۵۲)

تو مٹا دیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو پھر اللہ اپنی آیتیں پکی کر دیتا ہے۔

اس کی تفسیر میں زمخشری (۴۶۷۔۵۳۸ھ) کہتے ہیں:

''أي يذهبه و يبطله''[۱۴]

(یعنی اس کو ختم اور باطل کر دیتے ہیں)۔

۲۔ نسخ بمعنی نقل و کتابت

علامہ فیومی (۷۷۰ھ) المصباح المنیر میں لکھتے ہیں:

نسخت الكتاب: نقلته[۱۵]

(میں نے کتاب نسخ کی یعنی اسے نقل کیا)۔

قرآن میں ہے:

إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ (الجاثیہ:۴۵:۲۹)

(ہم لکھتے رہے تھے جو تم نے کیا)۔

علامہ طبری (۲۲۴۔۳۱۰ھ) کہتے ہیں:

انا كنا نستكتب حفظتنا أعمالكم فتثبتها في الكتب و تكتبها[۱۶]

(بے شک ہم محافظ فرشتوں سے تمہارے اعمال لکھوالیا کرتے تھے وہ ان اعمال کو رجسٹروں میں لکھ کر محفوظ کر لیتے تھے)۔

نسخ کا اصلاحی معنی:

مرعاۃ المفاتیح میں ہے:

رفع الحكم الشرعي بدليل شرعي متأخر عنه.[۱۷]

(کسی شرعی حکم کے تعلق کو کسی ایسی شرعی دلیل سے رفع کرنا جو اس سے متاخر ہو)۔

ابن قطلو بغا(۸۷۹ھ) لکھتے ہیں:

أن يدل على خلاف حكم شرعي دليلٌ شرعيٌ متراخٍ، وهذا في حق البشر (ويجعل في حق الشارع بياناً لمدة الحكم): أي بياناً لانتهاء مدة الحكم (المطلق) عن تأبيد أو تأقيت (المعلوم عند الله تعالى) أنه ينتهي في وقت كذا.

نسخ بعد میں آنے والی شرعی دلیل کا پہلی شرعی دلیل کے خلاف دلالت کرنا ہے اور یہ (معنی) انسان کے حق میں ہے۔ جبکہ شارع کے حق میں اس حکم مطلق کی مدت کا بیان ہے جس کا اللہ تعالی کے ہاں وقت مقرر ہے یعنی حکم مطلق کی مدت کے ختم ہونے کا بیان ہے کہ اللہ کے ہاں اس کا وقت کب ختم ہوگا۔[۱۸]

نسخ کے ارکان:

نسخ کے چار ارکان ہیں:

(الف) نسخ، (ب) ناسخ، (ج) منسوخ، (د) منسوخ منہ۔

امام غزالی (۵۰۵ھ) لکھتے ہیں:

فاعلم ان اركان النسخ اربعة: النسخ، والناسخ، والمنسوخ، والمنسوخ منه۔ فاذا كان النسخ حقيقته رفع الحكم فالناسخ هو الله تعالى فانه الرافع للحكم والمنسوخ هو الحكم المرفوع والمنسوخ عنه هو المتعبد المكلف، والنسخ قوله الدال على رفع الحكم الثابت[۱۹]۔

یہ بات جان لو کہ نسخ کے چار ارکان ہیں نسخ، ناسخ، منسوخ اور منسوخ منہ۔ جب نسخ کی حقیقت حکم کا رفع ہے تو ناسخ اللہ تعالی کی ذات ہے جو حکم کو اٹھانے والی ہے اور منسوخ (نفس) حکم ہے جو اٹھایا جاتا ہے اور منسوخ منہ وہ (شخص) ہے جسے عبادت کا مکلف کیا گیا ہے اور نسخ (ناسخ) کا فرمان ہے جو سابقہ حکم کے رفع پر دلالت کرتا ہے۔

نسخ کی شرائط:

نسخ کی مندرجہ ذیل سات شرائط ہیں:

۱۔ ناسخ خطاب شرعی ہو[۲۰]۔

۲۔ منسوخ حکم شرعی ہو عقلی نہ ہو[۲۱]۔

۳۔ منسوخ کسی زمانے کے ساتھ مقید نہ ہو[۲۳]۔

۴۔ ناسخ منسوخ سے متاخر ہو[۲۴]۔

۵۔ دونوں نصوص مرتبہ کے لحاظ سے برابر یا ناسخ منسوخ سے قوی ہو[۲۵]۔

۶۔ منسوخ کا تعلق ان امور سے ہو جن میں نسخ ہو سکتا ہے جیسے عملی احکام نہ کہ عقائد، اخلاق، واقعات وغیرہ[۲۶]۔

۷۔ ناسخ و منسوخ میں سے ہر ایک کا مقتضی مختلف ہو[۲۷]۔

نسخ کے طریقے اور امثلہ:

نسخ کے مندرجہ ذیل چار طریقے ہیں:

۱۔ نسخ القرآن بالقرآن (قرآن کا قرآن سے نسخ)

علامہ زین الدین الہمدانی (۵۸۴ھ) کے ہاں قرآن کے قرآن سے نسخ کی صورت یہ ہے کہ قرآن کی دونوں آیات (ناسخہ اور منسوخہ) کی تلاوت ثابت ہو البتہ نسخ کے ثابت ہونے پر منسوخ قابل عمل نہ ہوگا ایسے ہی سنت میں بھی ہوگا[۲۸]۔

مثال: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِکَةً وَّالزَّانِیَةُ لَا یَنْکِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ وَحُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ۔

(النور:۲۴:۳)

(زانی مرد نکاح نہ کرے مگر زانیہ یا مشرکہ عورت سے، اور زانیہ عورت نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک مرد سے، اور یہ مومنوں پر حرام کر دیا گیا ہے)۔

اس کے مدمقابل اس کی ناسخ قرآن پاک کی یہ آیت ہے:

وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَآئِکُمْ۔ (النور:۲۴:۳۲)

(اور قوم کی بیوہ عورتوں کے نکاح کر دیا کرو اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں (نکاح کر دیا کرو))۔

علامہ قرطبی (۶۰۰۔۶۷۱ھ) حضرت سعید بن مسیب (۹۳/۹۴/۹۵ھ) کا قول نقل فرماتے ہیں کہ پہلی آیت اس سے منسوخ ہے۔[۲۹]

۲۔ نسخ السنۃ بالسنۃ (سنت کا سنت سے نسخ)

مثال: حضرت عبداللہ بن واقد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے:

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أكل لحوم الضحايا بعد ثلاث[۳۰]

(اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا)۔

اس کی ناسخ یہ حدیث مبارکہ ہے:

اِنما نهيتكم من أجل الدافة التى دفت، فكلوا وادخروا وتصدقوا[۳۱]

(بے شک میں تو تمہیں مدینہ کے مساکین کی وجہ سے روکتا تھا تو اب کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور اللہ کی راہ میں صدقہ کرو)۔

۳۔ نسخ السنۃ بالقرآن (سنت کا قرآن سے نسخ)

مثال: اللہ تعالیٰ کا قرآن ہے:

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ (البقرہ:۲:۱۴۴)

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف۔

یہ آیت مبارکہ مندرجہ ذیل حدیث مبارکہ کے لیے ناسخ ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''لوگ صبح کی نماز مسجد قباء میں ادا کر رہے تھے کہ اچانک اُن کے پاس ایک آنے والا آیا تو اس نے کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر قبلہ کو پھیرنے کی آیت مبارکہ نازل ہوئی ہے تو تم اپنا منہ خانہ کعبہ کی طرف کرلو، تو انہوں نے اپنے منہ شام کی طرف سے خانہ کعبہ کی طرف پھیر لیے۔ (۳۲)

۴۔ **نسخ القرآن بالسنۃ (قرآن کا سنت سے نسخ)**

مثال: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَ كُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَ نِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ (البقرہ:۲:۱۸۸)

تم میں سے جب کسی کے پاس موت آجائے تو اگر وہ کوئی مال چھوڑے تو والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لیے نیکی کے ساتھ وصیت کرے۔ یہ متقین پر لازم کر دیا گیا ہے۔

اس کی ناسخ یہ حدیث مبارکہ ہے:

اِن اللہ قد أعطی کل ذی حق حقه، فلا وصیة لوارثٍ (۳۳)

بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دیا ہے پس وارث کے لیے وصیت لازمی نہیں۔

معرفت النسخ: (نسخ کی پہچان کے طریقے)

نسخ کی پہچان کے مندرجہ ذیل چار طریقے ہیں:

۱۔ **نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نسخ کی تصریح فرمادی ہو۔** (۳۴)

مثال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها (۳۵)

میں تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا کرتا تھا چنانچہ تم اب اس کی زیارت کیا کرو۔

۲۔ **صحابی کے قول کے ساتھ:** (۳۶)

مثال: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اگر ایک شخص اپنی بیوی سے جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو تو کیا اس پر غسل فرض ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یغسل ما مس المراة منه ثم یتوضا و یصلی (۳۷)

(مرد کا جو حصہ اس کی بیوی سے چھوا ہوا سے دھولے پھر وضو کرلے اور نماز پڑھ لے)۔

اس کے مدمقابل حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتے تھے:

اِذا مس الختان الختان فقد وجب الغسل (۳۸)

(جب مرد کی شرم گاہ عورت کی شرم گاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے)۔

رفع تعارض:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے آپ فرماتے ہیں:

كان الماء من الماء رخصة في أول الاسلام، ثم أمر بالغسل (۳۹)

(اسلام کی ابتداء میں انزال سے طہارت فقط وضو سے حاصل کرنے میں رخصت دی گئی تھی، پھر غسل لازمی کر دیا گیا)۔

۳۔ **تاریخ کی معرفت کے ساتھ:** (۴۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی حدیث ہے:

أفطر الحاجم و المحجوم (۴۱)

(سنگھی لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے)۔

اس کے مدمقابل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث ہے:

أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احتجم و هو صائم (۴۲)

(بے شک نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگھی لگوائی حالانکہ آپ روزے دار تھے)۔

رفع تعارض:

علماء فرماتے ہیں کہ دوسری حدیث پہلی کے لیے ناسخ ہے، اس لیے کہ پہلا فرمان فتح مکہ (۸ ہجری) کے موقع پر تھا۔ جب کہ دوسرا فرمان حجۃ الوداع (۱۰ ہجری) کے موقع پر تھا۔ (۴۳)

۴۔ **اجماع کی دلالت کے ساتھ:** (۴۴)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث ہے:

إذا شربوا الخمر فاجلدوهم، ثم إن شربوا فاجلدوهم، ثم إن شربوا فاجلدوهم، ثم إن شربوا فاقتلوهم (۴۵)

(جب لوگ شراب پئیں تو انہیں کوڑے مارو، پھر اگر شراب پئیں تو کوڑے مارو، پھر اگر شراب پئیں تو کوڑے مارو، پھر بھی اگر شراب پئیں تو انہیں قتل کر دو)۔

اس کے معارض حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے:

لا يحل دم امرئ مسلم يشهد أن لا اله إلا الله و أني رسول الله إلّا باحدى ثلاث: ألنفس بالنفس، و الثيب الزانی، و المفارق لدينه ألتارک للجماعة (۴۶)

(کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کا رسول ہوں سوائے تین وجوہات کے! قتل کے بدلے قتل، مرتد (جو دین اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور مذہب اختیار کر لے)، شادی شدہ زانی)۔

رفع تعارض:

پہلی حدیث اجماع امت کی وجہ سے منسوخ ہے کہ چوتھی بار شراب پینے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ (۴۷)

منسوخ کا حکم:

نسخ معلوم ہوجانے کے بعد منسوخ قابل نہیں رہے گا۔ (۴۸)

نسخ اور تخصیص میں فرق:

نسخ میں حکم اول کا رفع کلی، جبکہ تخصیص میں رفع جزئی ہوتا ہے۔ متقدمین نسخ کا اطلاق تخصیص اور تقیید پر کیا کرتے تھے جبکہ متاخرین نسخ کو رفع کلی کے ساتھ خاص کرتے ہیں۔ نسخ اور تخصیص حکم شرعی کو رفع کرنے والی نص کے اثر کی صفات کا نام ہے اس کا اظہار علامہ سالم بھنساوی (۱۴۲۷ھ) یوں کرتے ہیں:

النسخ و التخصيص و صفان لأثر النص الذي يرفع الحكم الشرعي (۴۹)۔

بھنساوی مزید لکھتے ہیں:

جب رفع حکم اور نص باعتبار حکم زمانے کے مقارن ہو تو اس کو تخصیص کہتے ہیں جیسے اللہ تعالی کا یہ ارشاد: وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔ (البقرۃ:۲:۲۳۴) یہ حکم بیوہ کی عدت کے لئے عام کی حیثیت رکھتا ہے البتہ حاملہ کی عدت کے حوالے سے حکم ربانی ہے: وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔ (الطلاق:۶۵:۴) یہ حکم ثانی سابق حکم کے عموم کو مخصوص کرتا ہے کیونکہ اس سے عدتِ حاملہ کو مستثنی کیا گیا ہے (۵۰)۔

علامہ بھنساوی نسخ کی مثال بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

البتہ اگر استثناء کی نص زمانے کے اعتبار سے متاخر ہو تو یہ نسخ ہوگا جیسے اللہ تعالی کا فرمان: الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ۔ (الانفال:۸:۶۶)۔۔۔ پس نسخ اور تخصیص حکم شرعی کے ارتفاع میں مشترک ہیں اور ان میں فرق یہ ہے کہ نسخ میں حکم ثانی حکم اول کو باطل کرتا ہے جبکہ تخصیص عام کے عموم میں سے بعض چیزوں کے استثناء کیا جاتا ہے (۵۱)۔

الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار میں نسخ اور تخصیص میں پانچ فرق بیان کیے ہیں:

۱۔ نسخ کے لئے شرط ہے کہ ناسخ منسوخ کے بعد آیا ہو جبکہ تخصیص میں مخصص اور مخصوص کا اتصال بھی ہوسکتا ہے اور تاخیر بھی۔

۲۔ ناسخ کے لیے دلیل خطاب ہونا ضروری ہے جبکہ تخصیص قول، فعل اور قیاس کے ساتھ بھی واقع ہوجاتی ہے۔

۳۔ نسخ کے لیے ضروری ہے کہ ناسخ قوت میں منسوخ کے برابر یا زیادہ قوی ہو جبکہ تخصیص میں اس کا کوئی لحاظ نہیں۔

۴۔ تخصیص میں ایک حکم میں متعدد امور داخل نہیں ہوتے جبکہ نسخ میں ایسا ممکن ہے۔

۵۔ نسخ مطلوبہ حکم کے ثبوت کو اٹھا دیتا ہے جبکہ تخصیص خطاب سے خارج ہوتی ہے جب تک اسے مراد نہ لیا جائے۔ (۵۲)۔

علامہ انور شاہ کشمیری (۱۳۵۳ھ) لکھتے ہیں:

منسوخ ناسخ کے نزول کے بعد بھی احناف کے ہاں قطعی رہتا ہے جبکہ تخصیص عام کے حکم کو ظنی بنا دیتا ہے (۵۳)۔

نسخ فی الحدیث پر لکھی جانے والی کتب:

نسخ فی الحدیث پر بہت سی کتب تصنیف ہوئیں جن میں سے چند کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے۔

۱۔ ناسخ الحدیث ومنسوخہ۔

ابن شاہین، أبو حفص عمر بن أحمد بن عثمان بن أحمد بن محمد بن أیوب بن أزداذ البغدادی (المتوفی: 385ھ) کی مایہ ناز کتاب ہے جو مکتبۃ المنار - الزرقاء سے طبع اول کے ساتھ ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۹۸۸ء می سمیر بن أمین الزہیری کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں شائع ہوئی۔

۲۔ إعلام العالم بعدد رسوخه بناسخ الحدیث ومنسوخه۔

ابن جوزی، ابوالفرج عبدالرحمان بن علی بن محمد (المتوفی: 597ھ کی تالیف ہے جو دار ابن حزم، بیروت۔لبنان سے طبع اول کے ساتھ احمد بن عبداللہ العماری الزہرانی کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰۰۲ء میں شائع ہوئی۔

۳۔ الناسخ والمنسوخ.

ابوالخطاب سدودی قتادہ بن دعامہ بن قتادہ بن عزیز بصری (المتوفی: 117) کی کتاب ہے جو مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت سے ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۹۹۸ء میں ایک جلد میں شائع ہوئی۔

۴۔ الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار

زین الدین، أبو بکر محمد بن موسی بن عثمان الحازمی الہمدانی (المتوفی: 584ھ) کی ایک جلد میں دائرۃ المعارف العثمانیۃ - حیدرآباد، الدکن سے طبع ثانی کے ساتھ ۱۳۵۹ھ میں شائع ہوئی۔

۵۔ رسوخ الأحبار فی منسوخ الأخبار

برہان الدین أبو إسحاق إبراہیم بن عمر بن إبراہیم بن خلیل الجعبریّ (المتوفی: 732ھ) کی ایک جلد میں مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت-لبنان سے طبع اول کے ساتھ ۱۴۰۹ھ بمطابق ۱۹۸۸ء میں شائع ہوئی۔

۶۔ إخبار أهل الرسوخ فی الفقه والتحدیث بمقدار المنسوخ من الحدیث

ابن جوزی، ابوالفرج عبدالرحمان بن علی بن محمد (المتوفی: 597ھ کی تالیف ہے جو مکتبۃ ابن حجر للنشر والتوزیع، مکۃ المکرمۃ سے طبع اول کے ساتھ ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۹۸۸ء میں ایک جلد میں شائع ہوئی۔

۷۔ المصفی بأکف أهل الرسوخ من علم الناسخ والمنسوخ

ابن جوزی، ابوالفرج عبدالرحمان بن علی بن محمد (المتوفی: 597ھ کی تالیف ہے جو مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت سے طبع ثالث کے ساتھ ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۹۹۸ء میں شائع ہوئی۔

۸۔ روایات ونسخ الجامع الصحیح للإمام أبی عبدالله محمد بن إسماعیل البخاری

محمد بن عبدالکریم بن عبید کی تصنیف ہے جو دار إمام الدعوۃ للنشر والتوزیع، الریاض سے طبع اول کے ساتھ ۱۴۲۶ھ میں ایک جلد میں شائع ہوئی۔

۹۔ روایات الجامع الصحیح ونسخه

ڈاکٹر جمعۃ فتح عبدالحلیم استاذ جامعہ ام القری مکۃ کی تصنیف ہے جو دار الفلاح للبحث العلمی و تحقیق التراث، الفیوم - جمہوریۃ مصر العربیۃ سے طبع اول کے ساتھ دو جلدوں میں ۱۴۲۴ھ بمطابق ۲۰۱۳ء میں شائع ہوئی۔

خلاصۃ البحث:

☆ لغوی اعتبار سے نسخ مٹانے، نقل کرنے، بدلنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

☆ شرعی اصطلاح میں کسی حکم شرعی اول کو حکم شرعی ثانی سے بدلنا نسخ کہلاتا ہے۔

☆ نسخ کی مندرجہ ذیل سات شرائط ہیں:

۱۔ ناسخ خطاب شرعی ہو۔ ۲۔ منسوخ حکم شرعی ہو عقلی نہ ہو۔

۳۔ منسوخ کسی زمانے کے ساتھ مقید نہ ہو۔ ۴۔ ناسخ منسوخ سے متاخر ہو۔

۵۔ دونوں نصوص مرتبہ میں برابر یا ناسخ منسوخ سے قوی ہو۔

۶۔ منسوخ کا تعلق ان امور سے ہو جن میں نسخ ہو سکتا ہے جیسے عملی احکام نہ کہ عقائد، اخلاق، واقعات وغیرہ۔

۷۔ ناسخ و منسوخ میں سے ہر ایک کا مقتضی مختلف ہو۔

☆ نسخ کے مندرجہ ذیل چار طریقے ہیں:

۱۔ قرآن کا قرآن سے نسخ ۲۔ سنت کا سنت سے نسخ

۳۔ سنت کا قرآن سے نسخ ۴۔ قرآن کا سنت سے نسخ

☆ نسخ پہنچاننے کے مندرجہ ذیل چار طریقے ہیں:

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصریح سے ۲۔ صحابی رضی اللہ عنہ کے قول سے

۳۔ تاریخ کی معرفت سے ۴۔ اجماع کی دلالت سے

☆ نسخ معلوم ہونے پر صرف ناسخ پر ہی عمل ہوگا۔

☆ ناسخ اور منسوخ پر متعدد کتب مرتب لکھی گئی۔

۔۔۔مصادرومراجع۔۔۔۔

۱۔ کلمہ 'مختلف الحدیث' کو مختلف طریقوں سے پڑھا گیا ہے۔ اسی وجہ سے معنی میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اسے دو طریقوں سے پڑھا جاتا ہے۔

۱۔۱ مُخْتَلِف : (لام کے کسرہ کے ساتھ) اسم فاعل کے وزن پر۔ اس صورت میں لفظ' مختلف 'کی 'الحدیث' کی طرف اضافت مبنّی (ایسی اضافت جو حرف' من' کے ساتھ ہو) ہو گی تو اصل عبارت یوں ہوگی'' مختلف من الحدیث'' جس کی تعریف علمائے لغت نے یوں کی ہے:

أن یوجد حدیثان او أکثر متضادان فی المعنی ظاہراً

دو یا دو سے زیادہ ایسی احادیث کا پایا جانا جو ظاہری طور پر باہم ٹکراتی ہوں۔

(ابو شہبہ محمد بن محمد بن سویلم (المتوفی: 1403ھ)، الوسیط فی علوم و مصطلح الحدیث، دار الفکر العربی، بیروت، ص: 441۔ سیوطی، عبد الرحمان بن ابی بکر (المتوفی: 911ھ)، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، مکتبۃ الریاض الحدیثیۃ، الریاض، الطبعۃ الثانیۃ: ص: 2/196۔ مبارکپوری، ابو الحسن عبید اللہ بن محمد عبد السلام بن خان محمد بن امان اللہ حسام الدین الرحمانی (المتوفی: 1414ھ)، مرعاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ادارۃ البحوث العلمیۃ والدعوۃ والافتاء، الجامعۃ السلفیۃ، بنارس۔ ہند، الطبعۃ الثالثۃ: 1404ھ۔ 1984م، ص: 1/387۔ طیّبی، شرف الدین حسین بن محمد بن عبد اللہ (المتوفی: 743ھ)، الخلاصہ فی معرفۃ الحدیث، المکتبہ الاسلامیۃ للنشر والتوزیع، الطبعۃ الاولی: 1430ھ۔ 2009م، ص: 65۔)

۲۔۱ بعض محدثین نے اسے' مُخْتَلَفُ الحَدِیث' (لام کی زبر کے ساتھ) پڑھا ہے۔ اس صورت میں یہ اسم مفعول کے وزن پر یا مصدر میمی ہو گا۔ اور'' اضافت فیہ'' (ایسی اضافت جس میں 'فی' حرف جار مقدر ہو) کے ساتھ اصل عبارت یوں ہو گی۔ الاختلاف فی الحدیث یعنی ایسی حدیث جس میں اختلاف واقع ہوا ہو۔ اب مختلف الحدیث کی تعریف یوں ہو گی:

''أن یاتی حدیثان متضادّان فی المعنی ظاہراً''

یعنی دو ایسی احادیث کا پایا جانا جن کے معنی میں ٹکراؤ ظاہراً ہو۔

بصورت اول تعریف سے نفس حدیث مراد ہو گی جبکہ بصورت ثانی نفس تضاد اور اختلاف مراد ہو گا۔

(الوسیط فی علوم الحدیث، ، ص: 440۔ تدریب الراوی: ص: 2/196۔ صنعانی، عز الدین ابو ابراہیم محمد بن اسماعیل بن صلاح بن محمد الحسنی (المتوفی: 1182ھ)، توضیح الأفکار لمعانی تنقیح الأنظار، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔ لبنان، الطبعۃ الاولی: 1417ھ۔ 1997م، ص: 2/242۔ نووی، ابو زکریا محی الدین یحیٰی بن شرف (المتوفی: 676ھ)، التقریب والتیسیر لمعرفۃ سنن البشیر والنذیر فی اصول الحدیث، دار الکتاب العربی، بیروت، الطبعۃ الاولی: 1405ھ۔ 1985م، ص: 90۔)

۲۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے:

حضور ﷺ نے فرمایا: اے عبد اللہ بن مسعود ، میں نے عرض کیا اے اللہ ں کے رسول ﷺ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ لوگوں میں سے سب سے بڑا عالم کون ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ ں اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا: بڑا عالم وہ ہے جو لوگوں کے اختلاف کے وقت حق کو زیادہ دیکھنے والا ہو اگرچہ عمل میں سست ہو۔

(ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم القرطبی (المتوفی: 463ھ)، جامع بیان العلم وفضلہ، دار ابن الجوزی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، الطبعۃ: الأولی، 1414ہ۔ 1994م، رقم الحدیث: 1500، 1502۔ المعجم الکبیر، طبرانی، أبو القاسم سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی (المتوفی: 360ہ)، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، الطبعۃ: الثانیۃ، 1983م، رقم الحدیث: 10531۔ نیشاپوری، أبو عبد اللہ الحاکم محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ بن نُعیم بن الحکم (المتوفی: 405ھ)، المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیۃ۔ بیروت، الطبعۃ: الأولی، 1411

1990م، رقم الحدیث: 3790۔)

۳۔ لفظ 'جمع' مصدر ہے جس کا معنی ہے اکٹھا کرنا، صاحب القاموس المحیط کہتے ہیں:

''الجمع کالمنع تالیف المتفرق۔۔۔ والجمیع ضد المتفرق'' جمع جدا جدا چیزوں کو اکٹھا کرنا ہے اور 'جمیع' 'متفرق' کی ضد ہے۔

فیروزآبادی، مجد الدین أبو طاہر محمد بن یعقوب (المتوفی: 817ھ)، القاموس المحیط، مؤسسۃ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت - لبنان، الطبعۃ الثامنۃ: 1426ھ - 2005م، ص: 710۔ جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد دو متعارض احادیث کو اس طرح اکٹھا کرنا کہ تعارض باقی نہ رہے جمع کہلاتا ہے۔

(ابن أمیر حاج، أبو عبد اللہ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد الحنفی (المتوفی: 879ھ)، التقریر والتحبیر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الثانیۃ: 1403ھ - 1983م، ص: 2/3۔)

۴۔ نسخ کے لفظی معنی مٹانا، ختم کرنا باطل کرنا، نقل کرن، بدلنا ہے جبکہ اصطلاحا ''رفع تعلق حکم شرعی بدلیل شرعی متأخر عنہ'' کسی شرعی حکم کے تعلق کو کسی ایسی شرعی دلیل سے رفع کرنا جو اس سے متاخر ہو۔

(جعبری، برہان الدین أبو إسحاق إبراہیم بن عمر بن إبراہیم بن خلیل (المتوفی: 732ھ)، رسوخ الأحبار فی منسوخ الأخبار، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت - لبنان، الطبعۃ الاولی: 1409ھ - 1988م، ص: 82۔ ابن امیر حاج، أبو عبد اللہ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد الحنفی (المتوفی: 879ھ)، التقریر والتحبیر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الثانیۃ: 1403ھ - 1983م، ص: 41/3۔)

۵۔ ترجیح کا مادہ (ر، ج، ح) ہے معنی ہے بھاری کرنا، جھکانا، مائل کرنا، فضیلت دینا وغیرہ اور اصطلاحا ''أثبات مرتبۃ فی أحد الدلیلین علی الآخر'' دو متعارض احادیث میں سے ایک کا دوسری پر مرتبہ ثابت کرنا۔

(جرجانی، علی بن محمد بن علی الزین الشریف (المتوفی: 816ھ)، کتاب التعریفات، دار الکتب العلمیۃ بیروت - لبنان، الطبعۃ الأولی: 1403ھ - 1983م، ص: 56۔)

۶۔ لفظی معنی ہے رکنا، ٹھہرنا اور علم مختلف الحدیث کی اصطلاح میں اس سے مراد دو متعارض دلیلوں میں جب جمع، ترجیح اور نسخ ثابت نہ ہو سکے تو ان روایات پر عمل کرنے سے ٹھہرنا اور مراد کے واضح ہو جانے کا انتظار کرنا مراد ہے۔

(أبو البقاء، أیوب بن موسی الحسینی القریمی الکفوی الحنفی (المتوفی: 1094ھ)، الکلیات معجم فی المصطلحات والفروق اللغویۃ، مؤسسۃ الرسالۃ - بیروت، ص: 304۔ إبراہیم مصطفی أحمد الزیات حامد عبد القادر محمد النجار، المعجم الوسیط، دار الدعوۃ، بیروت، ص: 1051/2۔ أحمد مختار عبد الحمید عمر (المتوفی: 1424ھ)، معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ، عالم الکتب، بیروت، الطبعۃ الأولی: 1429ھ - 2008م، ص: 2485/3۔)

۷۔ ابن صلاح، تقی الدین أبو عمرو عثمان بن عبد الرحمن (557 - 643ھ)، معرفۃ أنواع علوم الحدیث، دار الفکر، بیروت، الطبعۃ الاولی: 1406ھ - 1986م، ص: 276۔ ابن الملقن، سراج الدین أبو حفص عمر بن علی بن أحمد الشافعی المصری (المتوفی: 804ھ)، المقنع فی علوم الحدیث، دار فواز للنشر، السعودیۃ، الطبعۃ الأولی: 1413ھ، ص: 450/2۔

۸۔ معرفۃ أنواع علوم الحدیث، ص: 277۔ المقنع فی علوم الحدیث، ص: 450/2۔

۹۔ فیروزآبادی، مجد الدین أبو طاہر محمد بن یعقوب (المتوفی: 817ھ)، مؤسسۃ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان، الطبعۃ: الثامنۃ، 1426ھ - 2005م، ص: 261/1۔

۱۰۔ افریقی، جمال الدین محمد بن مکرم بن علی، أبو الفضل ابن منظور الأنصاری الرویفعی (المتوفی: 711ھ)، لسان العرب، دار صادر، بیروت، الطبعۃ: الثالثۃ - 1414ھ، ص: 61/3۔

۱۱۔ لسان العرب، ص: 61/3۔

۱۲۔ زمخشری، ابو القاسم محمود بن عمرو بن أحمد جار الله (المتوفی: 538ھ)، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل، دار الکتاب العربی، بیروت، الطبعة الثالثة: 1407ھ، ص: 176/1۔

۱۳۔ زبیدی، أبو الفیض محمّد بن محمّد بن عبد الرزاق الحسینی الملقّب بمرتضی (المتوفی: 1205ھ)، تاج العروس من جواہر القاموس، دار الھدایة، بیروت، ص: 355/7۔

۱۴۔ الکشاف: 165/3۔

۱۵۔ أبو العباس أحمد بن محمد بن علی الفیومی ثم الحموی (المتوفی: 770ہ)، المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر، المکتبة العلمیة، بیروت، ص: 602/2۔

۱۶۔ طبری، أبو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی (المتوفی: 310ہ)، جامع البیان فی تأویل القرآن، مؤسسة الرسالة، بیروت، الطبعة: الأولی، 1420ہ-2000م، ص: 84/22۔

۱۷۔ مرعاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح: 387/1۔ثیوبی، محمد بن علی بن آدم بن موسی الوَلّوِی، ذخیرة العقبی فی شرح المجتبی، دار آل بروم للنشر والتوزیع، الطبعة: الأولی: 1424ھ-2003م، ص: 30/39۔علوم الحدیث، ص: 277۔المقنع فی علوم الحدیث، ص: 450/2۔زین الدین، أبو بکر محمد بن موسی بن عثمان الحازمی الھمدانی (المتوفی: 584ہ)، الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار، دائرة المعارف العثمانیة- حیدر آباد، الدکن، الطبعة: الثانیة، 1359ھ، ص: 6۔ بدر الدین، أبو عبد الله، محمد بن إبراہیم بن سعد الله بن جماعة الکنانی الحموی الشافعی (المتوفی: 733ھ)، المنھل الروی فی مختصر علوم الحدیث النبوی، دار الفکر، دمشق، الطبعة الثانیة: 1406ھ، ص: 61۔

۱۸۔ ابن قُطْلُوبَغَا، أبو الفداء زین الدین قاسم السُّوْدُونِی الجمالی الحنفی (المتوفی: 879ہ)، خلاصة الأفکار شرح مختصر المنار، دار ابن حزم، بیروت، الطبعة الأولی: 1424ہ-2003م، ص: 155۔

۱۹۔ غزالی، أبو حامد محمد بن محمد الطوسی (المتوفی: 505ہ)، المستصفی، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة: الأولی: 1413ہ-1993م،، ص: 97۔

۲۰۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد بن عبد الله الیمنی (المتوفی: 1250ھ)، إرشاد الفحول إلی تحقیق الحق من علم الأصول، دار الکتاب العربی، بیروت، الطبعة الأولی: 1419ہ-1999م، ص: 55/2۔المستصفی، ص: 97۔

۲۱۔ إرشاد الفحول، ص: 55/2۔المستصفی، ص: 97۔

۲۲۔ إرشاد الفحول، ص: 55/2۔المستصفی، ص: 97۔

۲۳۔ إرشاد الفحول، ص: 55/2۔المستصفی، ص: 97۔

۲۴۔ إرشاد الفحول، ص: 55/2۔المستصفی، ص: 97۔

۲۵۔ إرشاد الفحول، ص: 55/2۔

۲۶۔ إرشاد الفحول، ص: 55/2۔

۲۷۔ إرشاد الفحول، ص: 55/2۔المستصفی، ص: 89۔

۲۸۔ الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار: 6۔

۲۹۔ قرطبی، شمس الدین أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی (المتوفی: 671ہ)، الجامع لأحکام القرآن، دار عالم الکتب، الریاض، المملکة العربیة السعودیة، الطبعة: 1423ھ/2003م، ص: 169/12۔

۳۰۔ مسلم، أبو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، (المتوفی: 261ہ)، صحیح مسلم، دار الجیل بیروت، الطبعة: 1334ھ، رقم الحدیث: 5146۔ طحاوی، أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملک بن سلمة الأزدی الحجری المصری (المتوفی: 321ھ)، شرح معانی الآثار، عالم الکتب، بیروت، الطبعة: الأولی: 1414ھ- 1994م، رقم الحدیث: 6279۔اصبحی، مالک بن أنس بن مالک بن عامر المدنی (المتوفی: 179ھ)، موطأ الإمام مالک، دار إحیاء التراث العربی، بیروت - لبنان، عام النشر: 1406ہ-1985م، ص: 484/2۔أبو عوانہ، یعقوب بن إسحاق بن إبراہیم النیسابوری الاسفرایینی (المتوفی: 316ھ)، مستخرج أبی عوانہ، دار المعرفة، بیروت، الطبعة: الأولی: 1419ھ- 1998م، رقم

الحدیث: 7861۔نسائی، أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی (المتوفی: 303ھ)، السنن الکبری للنسائی، مؤسسۃ الرسالۃ- بیروت، الطبعۃ: الأولی: 1421ھ-2001م، رقم الحدیث: 4500۔بغوی، محیی السنۃ أبو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء الشافعی (المتوفی: 516ھ)، شرح السنۃ للبغوی، المکتب الإسلامی، دمشق۔بیروت، الطبعۃ الثانیۃ: 1403ھ-1983م، رقم الحدیث: 1133۔

۳۱۔ ابن حنبل، أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی (المتوفی: 241ھ)، مسند الإمام أحمد بن حنبل، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، الطبعۃ: الأولی، 1421ھ-2001م، رقم الحدیث: 11606، 11627، 20728، 23015۔شرح معانی الآثار، رقم الحدیث: 6278۔صحیح مسلم، رقم الحدیث: 5144۔مستخرج ابی عوانہ، رقم الحدیث: 7859۔ابن البیع، أبو عبد اللہ الحاکم محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ بن نُعیم بن الحکم الضبی الطہمانی النیسابوری (المتوفی: 405ھ)، المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ: الأولی: 1411ھ- 1990م، رقم الحدیث: 1386۔ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، (المتوفی: 273ھ)، سنن ابن ماجہ، دار الرسالۃ العالمیۃ، بیروت، الطبعۃ: الأولی، 1430ھ-2009م، رقم الحدیث: 3160۔

۳۲۔ صحیح بخاری، کتاب الصلوۃ، رقم: 395,4218، 4220، 4221، 4223، 4224، 6824۔صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم الحدیث: 1206۔

۳۳۔ ترمذی، أبو عیسی محمد بن عیسی بن سَورۃ بن موسی بن الضحاک (المتوفی: 279ھ)، سنن الترمذی، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی، مصر، الطبعۃ: الثانیۃ، 1395ھ-1975م، رقم الحدیث: 2120۔مسند احمد، رقم الحدیث: 22294۔مسند أبی یعلی، أحمد بن علی بن المثنی أبو یعلی الموصلی (المتوفی: 307ھ)، دار المأمون للتراث- جدۃ، الطبعۃ: الثانیۃ، 1410ھ-1989م، رقم الحدیث: 1508۔السنن الکبری للنسائی، رقم الحدیث: 6435۔شرح السنۃ، رقم الحدیث: 2217۔سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 2713۔سِجِستانی، أبو داود سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدی (المتوفی: 275ھ)، سنن أبی داود، دار الرسالۃ العالمیۃ، بیروت، الطبعۃ: الأولی، 1430ھ-2009م، رقم الحدیث: 2870۔

۳۴۔ علوم الحدیث، ص: 277۔المقنع فی علوم الحدیث، ص: 451/2۔

۳۵۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث: 2305، 2228۔سنن الترمذی، رقم الحدیث: 1054۔مسند احمد، رقم الحدیث: 1237، 4318، 11329، 22958۔مسند ابو یعلی، عقم الحدیث: 3707۔سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 1572۔سنن أبی داود، ارقم الحدیث: 3235۔شرح السنۃ، رقم الحدیث: 1553۔

۳۶۔ علوم الحدیث، ص: 277۔المقنع فی علوم الحدیث، ص: 451/2۔

۳۷۔ صحیح بخاری، کتاب الغسل: رقم الحدیث: 289۔مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث: 21087۔

۳۸۔ شرح معانی الاثار، رقم الحدیث: 332۔موطا امام مالک، کتاب الطہارۃ: 45/1۔مستخرج ابی عوانۃ، رقم الحدیث: 827۔ابن خزیمہ، أبو بکر محمد بن إسحاق بن خزیمۃ بن المغیرۃ بن صالح بن بکر السلمی النیسابوری (المتوفی: 311ھ)، صحیح ابن خُزیمۃ، المکتب الإسلامی، بیروت، الطبعۃ: الثالثۃ: 1424ھ-2003م، رقم الحدیث: 227۔بیہقی، أبو بکر أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسرَوجِردی الخراسانی (المتوفی: 458ھ)، السنن الکبری للبیہقی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت - لبنان، الطبعۃ: الثالثۃ: 1424ھ-2003م، رقم الحدیث: 767، 779۔شرح السنۃ، رقم الحدیث: 243۔

۳۹۔ سنن ترمذی، رقم الحدیث: 110، 111۔شرح معانی الاثار، رقم الحدیث: 327۔مسند احمد، رقم الحدیث: 21100۔

۴۰۔ علوم الحدیث، ص: 277۔

۴۱۔ شرح معانی الاثار، رقم الحدیث: 3416، 3417، 3418، 3419۔صحیح بخاری، رقم الحدیث:۔سنن ترمذی، رقم الحدیث: 774۔مسند احمد، رقم الحدیث: 8768، 15827، 15901، 17112، 17119، 17124، 17125، 17127، 17129۔صحیح ابن خُزیمۃ، رقم الحدیث: 1962، 1964، 1966۔دار قطنی، أبو الحسن علی بن عمر بن أحمد بن مہدی بن مسعود بن النعمان بن دینار البغدادی (المتوفی: 385ھ)، سنن الدارقطنی، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت-لبنان، الطبعۃ: الأولی: 1424ھ - 2004م، رقم

الحدیث: 2264، 2265، 2267۔المستدرک علی الصحیحین، ، رقم الحدیث: 1558، 1559، 1560۔شرح السنۃ، رقم الحدیث: 1759، 1759۔ سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 1678، 1680، 1681۔ سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: 2369، 2370۔

۴۲۔ سنن ترمذی، رقم الحدیث: 776,774۔ مسند احمد، رقم الحدیث: 215، 222۔ شرح معانی الاثار، رقم الحدیث: 3437۔ سنن الدار قطنی، رقم الحدیث: 2267، 2265۔ سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 3082۔ المستدرک علی الصحیحین، ، رقم الحدیث: 1566,1567۔ شرح السنۃ، رقم الحدیث: 1759۔ سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: 2372، 2373۔ صحیح ابن خُزیمۃ، رقم الحدیث: 1965۔

۴۳۔ علوم الحدیث، ص: 278۔

۴۴۔ علوم الحدیث، ص: 278۔

۴۵۔ سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: 4482، مسند احمد، رقم الحدیث: 16859۔ سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 2573۔ السنن الکبری للبیہقی، رقم الحدیث: 17501۔

۴۶۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث: 106۔ سنن ترمذی، رقم الحدیث: 1402، 1444، 2158۔ مسند احمد، رقم الحدیث: 452، 509۔ سنن الدار قطنی، رقم الحدیث: 3095۔ مستخرج ابی عوانۃ، رقم الحدیث: 6154۔ المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث: 8028، 8041، 8042۔ السنن الکبری للنسائی، رقم الحدیث: 3468، 3497۔ شرح السنۃ، رقم الحدیث: 2517، 2518۔ سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: 4352، 4353۔ السنن الکبری للبیہقی، رقم الحدیث: 15843۔

۴۷۔ معرفۃ أنواع علوم الحدیث: 278۔

۴۸۔ بھنساوی، سالم (۱۴۲۷ھ)، السنۃ المفتری علیہا، دار الوفاء، القاہرۃ، الطبعۃ الثالثۃ: 1409ھ-1989م، ص: 265۔

۴۹۔ السنۃ المفتری علیہا: 233۔

۵۰۔ السنۃ المفتری علیہا: 234۔

۵۱۔ السنۃ المفتری علیہا: 234، 235۔

۵۲۔ الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار: 22، 23۔

۵۳۔ کشمیری، محمد انور شاہ بن معظم شاہ (المتوفی: 1353ھ)، فیض الباری علی صحیح البخاری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔ لبنان، الطبعۃ الاولی: 1426ھ-2005م، ص: 327/1۔